

مَا قَالَ أَصْحَابُ الْإِنَابَةِ

فِي

مُقَاتَلَاتِ الصَّمَابَةِ

یعنی

اقوال منیبین در بارہ جنگ صفین

از

سید لعل شاہ بخاری تجاوز عن ذنب الباری

خطیب مدنی مسجد لائق علی چوک واہ کینٹ

قیمت ۵۰-۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 ۱۱/۹
 مدبرہ منجانب

پیش لفظ

وجہ تالیف ما قال اصحاب الاناجیۃ فی
 مقاتلات الصحابة
 حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اپنے عہد خلافت میں
 جن جنگیں کرنی پڑیں۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک
 مینوں جنگوں میں حق حضرت علیؑ کی طرف تھا۔ چنانچہ حضرت
 امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

لم یذهب الی تخطئة علیؑ ذو تحصیل اصلا

(احیاء العلوم)

کسی صاحب تحقیق نے حضرت علیؑ کی طرف خطا
 نسبت نہیں کی۔ بندہ نے (المختارین) المکرر صین
 کے دوسرے حصہ کے خاتمہ میں کچھ ضحائم ملحق کئے ہیں۔

۱۔ من مع علیؑ یعنی کتنے صحابہ ان جنگوں میں حضرت علیؑ

لے ساتھ تھے۔

۲۔ تینوں جنگوں میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا
حدیث تقاتلک الفتنۃ الباغیۃ پر مکمل بحث
نیز استخلاف یزید میں لکھا ہے۔

کہ مروان بن الحکم نے حضرت علیؑ کی طرف ظلم کی نسبت کی ہے
لیکن اہل السنۃ میں سے کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
خطا کار نہیں کہا۔ البتہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق
مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے مجتہد محضی کہا۔ اور بعض نے
باطل کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ بعض حضرات کو بندہ کے یہ
کلمات ناگوار گزرے۔ اور توہین توہین کی رٹ لگائی۔
اس لئے بندہ نے رسالہ ہذا لکھنے کا ہمتیہ کیا ہے کہ بعض معروف
بزرگواروں کی آراء لکھ دی جائے۔ جنہوں نے باطل، فاسق
باغی، جائز کے الفاظ بولے۔ بغاوت کی توخیر حبلہ بزرگوں نے
نسبت کی ہے بعض ضلالت کی بھی نسبت کی ہے۔ مقصد یہ
ہے کہ قارئین کو ام مطلع ہو جائیں۔ کہ بندہ تو ناقل ہے اصل
قائل تو صحابہ، تابعین، آئمہ دین و اکابرین ہیں۔
ناقول و با لہ التوفیق

(۱) ما قال علی کرم اللہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ

وجہہ وجہ کی رائے گرامی :

(۹) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ آپ نے اپنے محاربین مقابلین کے بارہ میں فرمایا تھا -

اخواننا بغوا علينا کہ وہ ہمارے بھائی ہیں ہم پر بغاوت کی ہے -

یہ قول درحقیقت وان طائفان من المؤمنین اقتتلوا فان بغت احدهما علی الاخری فقاتلوا المتی تبغی لا یتا کے ساتھ زیادہ مناسب رکھتا ہے - کہ باغی ایمان سے خارج نہیں ہوتا جب وہ بھی مومن ہی ہے - تو انما المؤمنون اخوة کہ سب مومن بھائی بھائی ہیں - نیز منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان حضرات کے متعلق جو جنگ میں کسی طرف بھی شامل نہیں ہوتے تھے فرمایا تھا -

اولک قوم قعدوا عن الحق ولم یقوموا وہ ایسی قوم ہے جنہوں نے حق کا ساتھ نہیں دیا - مگر

ما قال جماعة من اصحاب علي رضي الله عنه
 حضرت عمار بن ياسر رضي الله عنه کی صد اپر
 ایک جماعت کا نعرہ

علامہ ابن خلدون اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں -
 کہ عمار ابن یاسر نے لوگوں کو مخاطب کر کے بلند آواز سے
 کہا - کوئی شخص ایسا ہے جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا
 ہو اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرے - اس
 کو چاہیے کہ وہ مال اولاد کی طرف واپس جانے کی امید نہ
 رکھے - عمار کی زبان سے یہ فقرے تمام ہونے ہی کو تھے کہ ایک
 گروہ نے سینہ سپر ہو کر کہا -

اقعدوا بنا هؤلاء الذين يطلبون
 بدم عثمان يخادعون بذا لك عما
 في نفوسهم من الباطل
 ہمارے ساتھ ہو کر ان لوگوں پر حملہ کرو - جو خون عثمان کے

طالب ہیں۔ اور اس ذریعہ سے اپنے ولی خواہشات باطلہ کے مکر کو پھیلاتے ہیں۔ چنانچہ عمار اس گوردہ کو لے کر لشکر شام کی طرف چلے۔ صفین کی دایلوں میں جس دادی پر گزرتے تھے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ ہو جاتے تھے۔

تاریخ ابن خلدون مترجم کتاب ثانی جلد چہارم ص ۳۱۴

ما قال خزيمة بن ثابت رضي الله عنه خزيمة بن ثابت رضي الله عنه قال

روى عمار بن خزيمة	روى عمار بن خزيمة
ابن ثابت قال شهد	ابن ثابت قال شهد
خزيمة بن ثابت رضي	خزيمة بن ثابت رضي
الله عنه الجمل ولا	الله عنه الجمل ولا
يسل سيفاً و شهد	يسل سيفاً و شهد
صفين ولم يقاتل	صفين ولم يقاتل

عمار ابن خزيمة ابن ثابت نے روایت کیا ہے کہ خزيمة ابن ثابت رضي الله عنه جمل میں حاضر ہوئے۔ اور تلوار نہیں نکالی اور صفین میں بھی حاضر ہوئے اور جنگ نہیں کی

وقال لا اقاتل حتى
 يقتل عماراً فانظر
 من يقتله فانني
 سمعت رسول الله
 صلى الله عليه وسلم
 يقول تقتله الفضة
 الباغية فلما قتل
 عماراً قال خزيمة و
 ظهرت لي الضلالة
 ثم تقدم فقاتل حتى
 قتل

اسہ الفایہ ص ۱۳۵ ج ۳

طبقات ابن سعد ص ۲۵۹ ج ۳

الاصابة ص ۴۲۵ ج ۱۱

المتدرک للحاکم ص ۲۸۵ ج ۳

اور کہا میں جنگ نہیں کروں
 گا یہاں تک کہ قتل کیا جائے
 عمار پس میں دیکھوں گا کہ
 اسے کون قتل کرتا ہے۔ یہ
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے سنا تھا کہ آپ فرما
 تھے کہ عمار کو ایک باغی گمراہ
 قتل کرے گا۔ پس جب عمار
 قتل کئے گئے۔ تو حضرت
 خزيمة نے کہا کہ مجھے گمراہی
 ظاہر ہو گئی پھر آگے بڑھے
 اور قتال کیا۔ حتیٰ کہ قتل
 کئے گئے۔

ما قالۃ ۲۲۱ المؤمنین میمونۃ رضی اللہ عنہا :

حضرت ام المؤمنین میمونۃ رضی اللہ عنہا نے جو کچھ فرمایا

عن جریر ابن مکیب لما
سار علیؑ الی صفین ،
کرہت القتال فاتیۃ
المدينة فدخلت
علی میمونۃ بنت الحارث
فقالۃ ممن انت
قلت من اهل کوفة
قالت من ایلہم قلت
من بنی عامر قالت رجلاً
علی رحب قریباً علی قرب
تجیی - ما جار بک قلت
سار علیؑ الی صفین و
کرہت القتال فجمت
الی ہذا ہذا قالت اکنت

جریر ابن مکیب سے روایت
ہے کہ جب حضرت علیؑ نے
صفین کی طرف کوچ کیا میں
نے جنگ کو مکروہ سمجھا پس
میں مدینہ میں آیا۔ ام المؤمنین
حضرت میمونۃ کے پاس آیا
انہوں نے دریافت کیا تو
کہاں کا باشندہ ہے میں نے
کہا میں اہل کوفہ سے ہوں۔
انہوں نے پھر دریافت کیا
تو کس قبیلہ سے ہے میں نے
کہا میں بنی عامر سے ہوں۔
فرمایا۔ آئیے رجلاً علی رحب
و قریباً علی قرب کونسی چیز تمہیں

بایعتہ قلت نعم
قالت خارج الیہ
فکن معہ فواللہ
ما ضل ولا ضل بہ

ہذا حدیث صحیح علی

شرط الشیخین ولم یخیر جاہ

لے آئی ہے میں نے کہا حضرت
علیؑ نے کوچ کیا صفین کی
طرف اور میں نے جنگ
مکروہ سمجھا۔ پس میں آگیا
اہنوں نے فرمایا کیا تو نے
اس کی بیعت کی ہے۔ میں

نے کہا ہاں! فرمایا لوٹ جا اور اس کی معیت میں ہو وہ
بے راہ نہیں ہوا اور نہ اس کے ساتھ کوئی گمراہ ہو سکتا ہے
المتدرک للحاکم ص ۱۴۱ ج ۳۔ مجمع الزوائد ج ۹

ما قال قیس بن سعد رضی

قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا

جب امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
سے صلح کر کے خلافت سے دستبردار ہو گئے۔ تو حضرت قیس بن
سعد رضی اللہ عنہ کو جو مقدمۃ الجیش کے امیر تھے۔ خط لکھا کہ حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لیں۔ اور اس کی اطاعت قبول کریں

تو حضرت قیس نے اپنے ہمراہیوں کو جمع کیا اور خط کو پڑھا۔ اور
بنظر مشورہ انہیں مخاطب کر کے کہا۔ ہم لوگوں کا بغیر امام
کے لڑنا مناسب ہے یا کہ امام گمراہ کی اطاعت کرنا جواب دیا
گیا امام گمراہ کی اطاعت۔

تاریخ ابن خلدون مترجم جلد چہارم ص ۳۰۸ و واقعہ قیصین ۱۹۹ھ

ما قال زیاد ابن حفصہ

زیاد ابن حفصہ نے فرمایا

ابن خلدون لکھتا ہے حضرت معاویہؓ نے زیاد ابن حفصہ کو تنہائی
میں لے جا کر امیر المومنین علیؓ کی شکایت کی اور ان کے قبیلہ سے مدد
طلب کی اور یہ کہا کہ کوفہ اور بصرہ دونوں شہروں میں جس کو تم
پسند کرو گے اس کا ہتھیار والی مقرر کروں گا۔ زیاد نے کہا۔
(میں سوید بن اشجاءؓ میں گنہگاروں کا معین نہیں ہو
سکتا) اور تجھے حکومت کی پرداہ نہیں۔ اور اٹھ کر چلے گئے۔

کتاب ثانی -

ترجمہ تاریخ ابن خلدون جلد چہارم ص ۳۰۸

۱۳۸۸ طبع مصر سیر اعلام النبلاء
تاریخ کامل ج ۳
۱۱۲ طبع بیروت تاریخ ابن عساکر ج ۱
۲۳۲ طبع ۱۳۸۸

ما قال رجل من أهل الشام من أصحاب معاوية

أصحاب معاوية في أيك شامي مرد کا قول

یعنی اس کا نظریہ اور رویہ

عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال لما كان يوم صفين نادى متنادي من أصحاب معاوية أصحاب علي أفیکم اویس قرنی قالوا نعم فنضرب رأبست حتی دخل معهم ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خیر التائبین اویس القرنی المنذرک للحاکم ص ۲۰ ج ۳ تاریخ الاسلام للذہبی ص ۱۳۱ ج ۱

عبدالرحمن ابن ابی لیلی سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب صفین کے روز اصحاب معاویہ سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی اصحاب علی کو مخاطب کمر کے کہا کہ کیا تمہارے اندر اویس قرنی ہے انہوں نے جواب دیا ہاں! پس اس نے اپنی سواری کو ایڑ لگائی اور ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔ اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین تابعی اویس قرنی ہے

ما قال ابو قیس الدودی رضی

ابو قیس الدودی کی رائے گرامی

حافظ ابن عبد البر ابو قیس الدودی سے نقل فرماتے ہیں
 عن ابی قیس الدودی قال ادركت الناس
 وهم ثلاث طبقات
 اهل دين يحبون
 علياً رضي الله عنه
 واهل دنيا يحبون
 معاوية
 والخنوارج !
 معاوية سے محبت رکھتے ہیں۔ اور تیسرا گروہ خارجی ہیں
 الاستيعاب علی هامش الاصابة ص ۵۱ ج ۳

ابو قیس الدودی فرماتے

ہیں کہ میں نے لوگوں کو
 تین طبقوں میں پایا۔

ایک دین داروں کا طبقہ
 ہے جو حضرت علی رضی

اللہ عنہ کو محبوب رکھتے
 ہیں۔ دوسرا طبقہ دنیا

داروں کا ہے جو حضرت
 معاویہ سے محبت رکھتے ہیں۔

اور تیسرا گروہ خارجی ہیں

ما قال سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ:

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا قول

ویروی ان معاویۃ
لہما افضی الیہ الامرا
عائب سعداً علی ما
فعل وقال لہ لہ
تکن ممن اصلح
بین الفیتین حین اقتلا
ولا من قاتل الفتنۃ
الباغیۃ

روایت کیا جاتا ہے کہ
جب امارت حضرت
معاویہؓ تک پہنچی۔ یعنی وہ
خلیفہ ہو گئے تو حضرت ابن
وقاص پر عتاب کیا۔ ان
کے رویہ پر اور اسے کہا
نہ تو دو جماعتوں میں اصلاح
کرنے والا تھا۔ جب وہ

فقال لہ سعد نہ
علی ترکی قتال الفتنۃ
الباغیۃ

لڑے اور نہ تو نے فتنۃ
باغیہ کے ساتھ قتال کیا
ہوں حضرت سعد نے فرمایا کہ

میں دشمنان کے میں نے فتنۃ باغیہ
کے ساتھ جنگ کیوں نہ کی

تفسیر القرطبی ص ۳۱۹ ج ۱۶

ما قال عبد الله ابن عمر رضي الله عنه

حضرت عبد الله ابن عمرؓ نے فرمایا

روایات میں ثابت ہے کہ حضرت عبد الله ابن عمر رضي الله عنه آخری ایام میں کہا کرتے تھے۔

ما آسى على شيء الا
انى لم اقاتل الفتنه

مجھے کسی چیز پر اتنا افسوس
نہیں مگر یہ کہ میں فتنہ باغیہ کے

الباغیۃ مع علی رضی اللہ عنہ ساتھ قتال نہ کر سکا علیؓ کی معیت میں

یہ روایت متعدد کتب میں متعدد سندات کے ساتھ مروی ہے اور صحیح ہے۔ سند یلوی صاحب نے اس کی بعض سندوں کو

مخروح کر کے اس روایت کو موضوع اور جعلی قرار دیا ہے۔
بندہ نے ان کی تردید کر کے یہ ثابت کیا ہے۔

کہ یہ روایت صحیح ہے اور سند یلوی صاحب کا ادعا باطل ہے۔

دیکھیے (اظہار حقیقت پر مصیبت افروز تبصرہ)

از ص ۱۲۸ تا ص ۱۵۸ - ۲۹۵۰، جمع الفوائد
سید رک ج ۱۱۵، مساند الامام الاظم ۲۲، تفسیر روح المعانی ج ۲۲، ۱۳۴

تطہیر الجنان ص ۳۳، طبع قاہرہ، سیرۃ حلبیہ ج ۲، ۲۹۵۰

ماقال وردان مولیٰ عمرو ابن العاص رضی
 عمر ابن العاص رضی عنہم و وردان کی رائے

حافظ ابن اثیر لکھتے ہیں۔

استشار عمرو ابن العاص
 غلام وردان و
 مکان حصفا فی امر علی
 و معاویہ رضی اللہ
 عنہما الی ایہما ینذہب
 فاجابہ ما فی نفسہ
 و قال لہ الآخرۃ مع
 علیؓ و الدنیا مع معاویہ
 و ہا اراک تختار علی
 الدنیا فقال عمرو
 یا قاتل اللہ ورداناً
 و قد حلتہ ابدی لعمرک
 ما فی القستہ و وردان

عمرو ابن العاص رضی نے اپنے
 غلام وردان سے مشورہ لیا کہ
 میں علیؓ اور معاویہؓ کے
 تنازعہ میں کس طرف جاؤں۔
 وردان نے دل کی بات
 کہہ دی کہ آخرت علیؓ کے
 ساتھ اور دنیا معاویہؓ
 کے ساتھ ہے۔ اور نہیں
 دیکھتا تجھے کہ تو آخرت کو
 دنیا پر ترجیح دے۔ پس
 عمرو نے کہا اللہ وردان کو
 ہلاک کرے۔

الہنایہ ابن اثیر ج ۲ ص ۳۳۲ ج ۳
 مجمع البحار ج ۱ ص ۱۰۰

ما قال ابو الطفيل عامر بن واثله

ابو الطفيل عامر بن واثله نے فرمایا

جنگ صفین میں ہاشم ابن عتبہ ایک رجز پڑھتے ہوئے جنگ کر رہے تھے اور اپنی شجاعت کے جوہر دکھا رہے تھے کہ عقیدت کے گوہر بکھیرتے ہوئے شہید ہو گئے تو حضرت ابو الطفیل عامر بن واثله رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا -

اے ہاشم الخیر تو جنت کی جزا دیا جائے تو نے اللہ کی راہ میں سنت کے دشمنوں سے جنگ کی ہے -

یا ہاشم الخیر
جزیت الجنة
قاتلت فی اللہ
عدو السنۃ

اسد الغابہ ص ۲۷۷ ج ۵ الاستیعاب علی

تھامس الاصابہ ص ۶۲۱ ج ۲ الاصابہ ص ۵۹۳ ج ۳ ؟

ما قال الحسن البصري رحمة الله عليه

حسن البصري رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

چار خصلتیں حضرت معاویہؓ میں ایسی تھیں اگر ان میں سے صرف خصلت بھی ہوتی تو ہملکہ ہوتی۔

(۱) اس امت پر تلوار سے مسلط ہونا کہ بغیر مشورہ کے تلوار سے حکومت کرنا حالانکہ ان میں اصحابِ فضیلت صحابہ تھے۔

(۲) اپنے بیٹے کو اپنے بعد خلیفہ نامزد کرنا حالانکہ وہ نشی شربی تھا۔ ریشمی لباس پہننا، طنبور بجانا گانے بجانے کا شائق تھا۔

(۳) زیاد کی نسب کا استہفاق

اربع خصال کن فی معاویہؓ

لولم تکن الا واحداً لکانت موبقة

(۱) انتزاعاً علی هذه

الامت بالسیف حتی

أخذ الامر بغیر مشورۃ

وفیہم بقایا الصحابة

(۲) استخلافاً بعدہ

ابنہ سکیراً خمیراً یلبس

الحدیر ویضرب بالطنابیر

(۳) وادعارة زیاداً،

وقد قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم
ابولد المفراش و
لنأهري الحجر
کیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بچہ
صاحب فراش ہے اور
ان کے لئے پتھر ہے۔

(۴) وقتلہ حجراً
واصحاب حجر
(۴) حجر رضی اللہ عنہ اور اس
کے ساتھیوں کو قتل کرنا۔

(تاریخ ابن اثیر ص ۲۰۹ ج ۳)

راقم السطور نے حضرت بھری کا یہ قول (تفتیح مانکر علی
معاویہ) کے عنوان کے تحت بحوالہ البدایہ والنہایہ نقل کر کے
ہر ہر جزیرہ مضبوط بحث کی ہے۔

دیکھیے (استخلاص یزید ص ۱۳۷ تا ص ۱۴۰)

لی یزید دیکھیے البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۷، تاریخ
طبری ج ۶ ص ۱۵۷، تاریخ ابن عساکر ج ۷ ص ۳۸۱، تاریخ
الفداء ج ۲ ص ۱۳۷، محاضرات راغب ج ۲ ص ۲۱۲، النجوم
الزهر ج ۱ ص ۱۱۱، الامام زید ص ۹، نظام الدولۃ
فی الاسلام ص ۳۳۵۔

* ماقال ابوالحسن الاشعری رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسن الاشعری رحمۃ اللہ علیہ کا قول

وقال ابوالحسن الاشعری
ولا نقول فی حق معارِبہ
وعمر بن العاص رضی
اللہ عنہما، اتلہما
بغیا علی الامام الحق
وقاتلہم علی رضی اللہ
عنہ مقاتلۃ اہل البغی
ولقد کان علی رضی اللہ
عنہ علی الحق فی جمیع
احوالہ -

ابوالحسن البصری رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہیں کہ ہم معاویہ
و عمر بن العاص کے بارے
میں سوائے اس کے کچھ
نہیں کہتے کہ ان دونوں نے
امام حق کے خلاف بغاوت
کی ہے اور حضرت علی رضی
اللہ عنہ نے ان کے خلاف جنگ
کی جیسے باغیوں کے ساتھ
جنگ کی جاتی ہے۔ اور حضرت

سید و راطق مع حیث دار
پر تھے حق ان کے ساتھ دائر تھا جدھر وہ ہو جاتیں حق ادھر ہو جاتا ہوں

ما قال ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے گرامی

(۱) مناظر احسن گیلانی موفق ص ۸۴ ج ۲ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ نوح ابن دراج امام صاحب کے مشہور شاگرد فرماتے ہیں کہ جب امام صاحب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے کے واقعات (جمل و صفین) کے متعلق پوچھا جاتا تو امام صاحب جواب میں فرماتے سار علی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان فیہ بالعدل و هو علم المسلمین السنة فی قتال اهل البغی (حضرت امام ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی)

مواقع میں عدل کی روش اختیار کی اور انہوں نے باغیوں کے ساتھ قتال کرنے کا مستون طریقہ تعلیم فرمایا

ص ۵۴

(ب) حضرت ملا علی القاری لکھتے ہیں -

قال ابو حنیفہ رحمۃ اللہ لو لا علی لم یعرف السیرۃ فی الخوارج ؛ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ اگر حضرت علی نہ ہوتے تو خارجیوں کے بارے میں مسائل معلوم نہ ہوتے (شرح فقہ اکبر ص ۸)

(ج) سلطان اپنی کتاب السہم المصیب فی الرد
 علی الخطیبین خطیب بغدادی کے ایک طعن کا رد کرتے ہوئے امام
 صاحب کے نظریہ کو محقق فرماتے ہیں۔

ثم جعل ابو حنیفة امام ابو حنیفہ نے حضرت علی
 قتال علی رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا
 مع البغاة والخوارج کہ جو قتال باغیوں اور خوارج
 حجة كما جعل قتال سے کیا اسے ایسا دلیل شرعی
 النبی صلی اللہ علیہ قرار دیا۔ جیسا بنی علیہ السلام
 وسلم مع الکفار کا کفار کے ساتھ جنگ کرنا

السہم المصیب ص ۴۸

(د) مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں۔

نامہ دانشوروں میں امام صاحب کا ایک خط نقل کیا ہے۔
 جواہروں نے ابراہیم کو لکھا تھا۔ اس کے یہ الفاظ ہیں۔

اما بعد فانی قد جہرت الیک اربعۃ
 الاف درهم ولم یکن عندی غیرھا
 ولولا امانات التاس عندی للحققت
 بک فاذا لقیتم القوم وظفرت بھم

فَا فَعَلَ كَمَا فَعَلَ ۲ بَوَكَ فِي ۱ اَهْلِ الصِّفِينِ
 ۱ قَتَلَ مَدِيرَهُمْ وَاجْهَزَ عَلٰی جَرِيحِهِمْ
 وَلَا تَفْعَلْ كَمَا فَعَلَ ۱ بَوَكَ فِي ۱ اَهْلِ الْجَمَلِ
 فَاِنَّ ۱ الْقَوْمَ لَهُمْ فِتْنَةٌ -

یعنی میں آپ کے پاس چار ہزار درہم بھیج رہا ہوں
 اور اس وقت میرے پاس اسی قدر موجود تھے۔ اگر
 لوگوں کی امانتیں میرے پاس نہ رکھی ہوتیں تو میں خود
 ضرور آپ کے پاس آتا۔

آپ جب دشمنوں پر فتح حاصل کریں تو ان کے ساتھ
 وہ برتاؤ کریں جو آپ کے باپ (حضرت علیؑ) نے صفین
 والوں سے کیا۔ بھاگ جائیو الے اور زخمی سب قتل کئے
 جائیں۔ وہ طریقہ اختیار نہ کیجئے جو آپ کے باپ (حضرت
 علیؑ) جنگ جمل میں جائز رکھا تھا۔ کیونکہ مخالف بڑی جمعیت
 رکھتا ہے۔ نامہ دانشوروں میں اس خط کی نسبت لکھا ہے
 کہ معتبر کتابوں میں منقول ہے۔ لیکن کسی خاص کتاب کا
 نام نہیں بتایا۔ اس لئے ہم اس کی صحت پر یقین نہیں رکھتے

(سیرت النعمان ص ۶ زح اول)

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس خط کا ذکر (مولانا قاری اظہار احمد صاحب تھانوی لاہور) نے اپنے ایک مضمون میں بھی کیا ہے۔
جواہرنامہ دارالعلوم دیوبند جنوری ۱۹۶۲ء کے شمارہ
میں اشاعت پذیر ہوا۔

(۱۷)

منی مقالہ امام القاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ
قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کتاب الخراج میں سلطان وقت کو
خط کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اما ما سالت عنه يا
امير المؤمنين ممن
خالف من اهل القبلة
اذا حاربوا كيف
يقاتلون قبل ان يدعوا
او بعد ان يدعوا
فان الصيغ عندنا
من الاخبار عن علي
بن ابي طالب انه لم
اور امير المؤمنين نے دریافت
کیا کہ اہل قبلہ میں سے مخالف
کرنے والوں کے متعلق کہ
جب وہ جنگ کریں تو ان
سے کیسے جنگ کی جائے پہلے
اس کے کہ وہ دعوت دیئے
جائیں یا بعد دعوت دیئے
جاننے کے پس صحیح ہمارے
نزدیک حضرت علیؑ تمغہ

کی خبروں سے یہ ہے کہ انہوں
نے کسی قوم کیساتھ اہل قبلہ
میں سے جو ان کے مخالف ہو
جنگ نہیں کی، یہاں تک کہ
اسے پہلے دعوت دے لی

يقاتل قوماً قط من
اهل القبلة ممن
خالفه حتى يدعوهم
كتاب الخراج ص ۲۱۳

ما قال الامام محمد بن الحسن الشيباني رحمته الله عليه
حضرت امام محمد رحمته الله عليه کی رائے گرامی

حاکم نے کہا کہ محمد ابن احمد
اصحاب حنیفہؓ میں فقیہ تھے
انہوں نے کہا میں نے اپنے چچا سے
سنا، انہوں نے ابو سلمان
سے سنا کہ وہ فرماتے تھے۔ اگر
معاویہؓ علیؓ سے جنگ نہ
کرتے۔ اس حال میں کہ وہ
ظالم تھے۔ حد سے بڑھنے والے

قال الحاكم كان محمد
ابن احمد فقيه اصحاب
ابي حنيفة قال سمعت
عمي سمعنا ابا سلمان
الجورجاني سمعت محمد
ابن الحسن يقول :
لولم يقاتل معاوية

علیّاً ظالمًا له متعديا باغی تھے۔ تو ہمیں باغیوں
 باغیاً کتالا تہتدی کے ساتھ جنگ کرنے کے
 لقتال اہل البغی، احکام معلوم نہ ہوتے؛

الجواہر المصنیۃ ص ۲۶ ج ۲

مقصود یہ ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے
 تلامذہ اور ان کے اتباع اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ
 کرم اللہ وجہہ کے طریق کار کو حجت یعنی دلیل شرعی سمجھتے تھے
 اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (علیکم بسنتی و
 سنتی الخلفاء الراشدين) کی مطابقت
 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے طریقہ کو سنت قرار دیتے
 ہیں چنانچہ فقہ حنفی کی کتابوں کے حوالہ جات انشاء اللہ آئندہ
 سطور میں پیش کئے جائیں گے۔

ما قال الامام الشافعي رحمة الله عليه

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

قتال

علامہ الحنفی لکھتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ میں نے باغیوں کے

قال الشافعي رضي الله
عنه اخذت احكام

احکام حضرت علی رضی اللہ عنہ
کی روش سے اخذ کئے ہیں جبکہ

البغاة بما فعله على ما
رضي الله عنه لما

انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ
کیساتھ قتال کیا تھا۔

قاتل معاوية ؛
تطهير الجنان ص ۳۰

علامہ موصوف ہی ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں

عن الشافعي انه قال
اخذت احكام البغاة

کہ میں نے باغیوں سے اور خارجیوں
کے احکام حضرت علی رضی اللہ

والخوارج من مقاتلة
على رضي الله عنه لاهل

عنه نے جو جنگ کی ہے اہل جبل
واہل صفین اور خارجیوں سے

الجبل والصفين و
الخوارج وكذا قال

غیر الشافعی : اس سے اخذ کئے ہیں اور اسی طرح دوسرے آئمہ نے بھی فرمایا ہے
 تطہیر الجنان ص ۳۱
 علامہ الحقیقی نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول تو صراحتہ پیش کیا ہے اور دوسرے آئمہ کی آراء کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔
 امام ابو حنیفہؒ، قاضی ابویوسفؒ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی آراء کو اگر کسی تو آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ اب آپ کو ایک ایسے حوالہ پر مطلع کرنا چاہتے ہیں جس سے تمام آئمہ اور جمہور المحققین کی آراء تفصیلی طور پر آپ کو معلوم ہو جائیں گی۔

اجماع الآئمہ

امام عبد القاہر الجرجانی کتاب الامامۃ میں لکھتے ہیں۔

اجمع فقہاء الحجاز والحدائق من فریقی الحدیث والروای، منهم مالک و الشافعی
 حجاز اور عراق کے اصحاب اہل بیت اور اہل الروایۃ فقہاء کرام کا اجماعی فیصلہ ہے جن میں امام مالک، امام شافعی، امام ابو حنیفہ

والبحیفة والا ذاعی
رحمہم اللہ والجمہور
الا عظم من المسلمین و
المتکلمین علی ان علیا
مہیب فی قتالہ لاهل
صفین کما هو مصیب
فی اهل الجمل وان
الذین قاتلوه بغاۃ
ظالمون لہ و لکن لا
یکفرون

وقال الامام ابو منصور
الما تریدی اجمعوا
علی ان علیاً مہیب فی
قتال اهل الجمل طلحہ
والذبیڑ و عاکشہ
با لبصرة و اهل صفین
معاویہ و عسکرہ

امام اواز غی رحمہم اللہ ہیں۔ اور
جمہور المسلمین اور متکلمین
ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ اہل صفین کیساتھ
قتال کرنے میں مصیب تھے
جیسا کہ اہل جمل کیساتھ قتال
کرنے میں مصیب تھے اور وہ
لوگ جنہوں نے ان کے ساتھ
جنگ کی۔ حضرت طلحہ حضرت
ذبیڑ ام المومنین عائشہ رضی اللہ
عنہم سے اور اہل صفین کے
ساتھ جو جنگ کی حضرت معاذ
اور اس کے لشکر کے ساتھ

(زرقانی ص ۲۲۱ ج ۷) و

نیض القدیر ص ۳۹۶ ج ۶

تذیر البقری علی ما ضربت الحزبی
حاشیہ شرح السنۃ

ص ۱۵۵ ج ۱۴

مذکورہ عبارت میں جمہور مسلمین، اصحاب حدیث، فقہا کرام
اور متکلمین کی آراء بالعموم اور امام مالک، امام شافعی، امام
ابو حنیفہ، امام ابو زاعی کی بالخصوص معلوم ہوئیں۔

ماقال میر سید شریف میر سید شریف کی رائے گرامی

میر سید شریف عقائد کی مشہور کتاب شرح موافقت
میں رقمطراز ہیں۔

والذی علیہ الجمہور من
الامۃ ان المخطی قتلہ
عثمان و ہما ربو علی رضی اللہ
عنہ لانہما اما بان
یوم القتل و المخالفة
قطعاً
الا ان بعضہم کالقاضی
ابی بکر ذہب الی من
جمہور امت کا یہ نظریہ ہے
کہ خطاکار قاتلین عثمان ہیں
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے جنگ کرتے والے۔
کیونکہ وہ دونوں امام برحق
تھے جس روز عثمان رضی اللہ
عنہ شہید کئے گئے اور
جن ایام میں حضرت علیؓ سے

هذه الخطة لا تبلغ
 حد التفيق ومنهم
 من ذهب الى التفيق
 (شرح مواقف ص ۷۵)

جنگ کی گئی وہ قطعاً حق پر
 تھے۔ مگر ان میں سے بعض مثل
 قاضی ابی بکر کے اس طرف گئے
 ہیں کہ یہ غلطاً حد تفسیق کو نہیں
 پہنچتی اور بعض اس طرف گئے ہیں
 کہ وہ فاسق تھے۔

ما قال شاه عبد العزيز المحدث الدهلوی

شاه عبد العزيز رحمۃ اللہ علیہ کی رائے گرامی

حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت کا موقف بیان
 کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اور حق میں معاویہؓ کے جنہوں نے علی المرتضیٰؓ سے جنگ کی تھی۔
 علمائے اہل سنت کو اختلاف ہے۔ علمائے ماوراء النہر اور اکثر مفتیین
 اور فقہاء اس کو خطا اجتہادی کہتے ہیں۔ اور اہل حدیث نے
 روایات صحیحہ سے دریافت کیا ہے کہ یہ حرکت خواہش نفسانی کی
 وجہ سے تھی۔ پس انتہا یہ ہے کہ باغی اور گناہ کے مرتکب ہوئے

والفاسق لیس باہل اللعن یعنی فاسق سزاوار
لعنت نہیں ہے الخ

(۱) نقادی عزیز می مترجم اردو ص ۲۲۵ (استخلاف یزید) ص ۱۸۴

ما قال مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی رائے گرامی

۱ علامہ السنن نامی کتاب جو حضرت تھانوی کی تقریرات
کا مجموعہ ہے۔ اس کی پندرہویں جلد میں حضرت صاحب (کان
الحق بید علی فی نوبتہ وکان مغالغوہ من
اہل الجمل وصفین علی خطار فی الاجتہاد)
کے عنوان کے تحت طویل بحث کی ہے اور کچھ سوالات جوابات
کے بعد لکھتے ہیں۔

وقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
ستقتلک الفتنۃ الباعیۃ
وقد قتلہ اصحاب معاویہ
یصرح بانہم بغاۃ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کافر مودہ عمار کو کہ تجھے باغی
گروہ قتل کریگا۔ اور اسے صحابہ
معاویہ قتل کیا یہ انکے باغی ہونے کی تصریح ہے

قلت نعم كان هذا
هو الله قاصمة
الظهير لاصحاب معاوية
وبذلك انكشف
الغطاء وارتفع الستور
بطل القيل والقال
وتبين خطارهم
في اجتihadهم و
ظهور امر الله بكون
الحق بيد علي وهم
كارهون

اعلام السنن ص ۴۲/۴۳ ج ۱۵

میں کہتا ہوں کہ اللہ کی قسم یہ
وہ بات ہے۔ جو اصحاب
معاویہ کی کمر توڑ اور اس
سے منکشف ہو گیا غطاء
پروہ ہٹ گیا۔ اور قیل و قال
یا بطل ہو گئی۔ اور اصحاب معاویہ
کی خطا ظاہر ہو گئی اجتihad
میں اور اللہ کا حکم ظاہر ہو گیا
کہ حق حضرت علی رضی اللہ عنہ
کے ماتھے میں تھا۔ اور وہ اسے
ناگوار جاننے والے تھے۔

ماقال الامام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی رائے گرامی

حدیث تقتلک الفسۃ الباغیۃ کے متعلق محدثین
 متکلمین اور دیگر اکابرین نے بحثیں کی ہیں۔ شہادت عمار رضی اللہ
 عنہ کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ کو
 حدیث یاد دلائی۔ مقصد یہ ہے کہ آپ کی جماعت فرمودہ رسول
 کے مطابق باغی اور یہ سوال عمرو ابن العاص وغیرہ دیگر صحابہ نے
 بھی کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تاویل کی اور کہا کہ ...
 (انما قتله من اخرجہ) کہ عمار کا قاتل وہ ہے جو
 اسے کھینچ کر میدان میں لایا۔ اگر وہ اسے کھینچ کر میدان میں نہ لاتے
 تو وہ قتل نہ کیجئے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہلا بھیجا۔
 اور حضرت معاویہ کو الزام دیا کہ تمہارے اس قول کے مطابق تو
 حضرت حمزہ کے قاتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے تو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میدان میں لائے۔ پھر امیر معاویہ نے
 دوسری تاویل کی اور حدیث میں لفظ باغیۃ کا معنی ہے طالبہ
 فسۃ باغیہ دم عثمان کا مطالبہ کرنے والی جماعت یعنی واقعی عمار

کہ ہمارے لشکر نے قتل کیا۔ اور ہمارا لشکر فیئہ باغیہ ہے یعنی
دم عثمان کا طالب ہے۔ بہت سے محدثین نے تصریح کی ہے
کہ یہ ہر دو تاویلیں ظاہر الفساد ہیں مبعید چٹا ہیں۔ امام ابن تیمیہ
رحمۃ اللہ علیہ نے منہاج السنۃ میں ایک طویل بحث کی ہے۔
جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث قتل عمار صحیح ہے۔ اس میں کوئی
شبہ نہیں۔ بغاوت کا لفظ جب مطلق بولا جائے تو اس سے
مراد ظلم ہوتا ہے اور یہاں بھی یہ لفظ مقید نہیں ہے۔ لہذا
طلب کرنے والا معنی نہیں ہو سکتا۔ نیز اگر یہ معنی لیا جائے تو
اس میں عمار کی مذمت ثابت ہوتی ہے۔ مدح ثابت نہیں ہوتی
نیز تاتل بھی اگر مطلق ہو تو اس سے مراد مباشر قتل ہوتا ہے۔
اگر قتل نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی حقیقت کہ عمار کو میدان میں کوئی کھینچ
کر ہنیر لایا۔ (لہ یا صدہ احد) اسے کسی نے حکم نہیں
دیا۔ بلکہ وہ خود حریص تھے۔

بسی ثابت ہوا کہ حضرت معاویہؓ کی دونوں تادیلیں باطل
ہیں۔ اور وہ فرمودہ رسول کے مطابق حقیقتہً باغی ہیں۔

ملخص من منہاج السنۃ ص ۲۱۱، ص ۲۱۲

ما قال محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ

علامہ شوکانی کی رائے گرامی

علامہ شوکانی کی رائے گرامی -

(۹) علامہ شوکانی فتح الریانی میں تحریر فرماتے ہیں -

ان الخارجین علی امیر
المومنین علی رضی اللہ
عنه المعاربین لہ
المصرین علی ذالک
الذی لم تصح توبتہم
بغاة وانہ علی الحق
وہم المیطلون
بحوالہ سراج الوہاج ج ۲ ص ۲۱۶
دب، علامہ مصوفی نیل الاوطار
میں تحریر فرماتے ہیں -

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
پر خروج کرنے والے جو
جنگ کرنے والے اس کے
ساتھ اذہا اصرار کرنے
والے ہیں - جنہوں نے
پھر توبہ نہیں کی وہ باغی
ہیں اور تحقیق وہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ حق پر
تھے وہ مخالف محارب
باطل پر تھے -

نبی علیہ السلام کافر مودہ ادلاہما

(قرلہ اولہما با الحق)

بالحق اس میں دلیل ہے کہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ اور
اس کے ساتھی حق پر تھے۔
اور معاویہ اور ان کے ساتھی
باطل پر تھے۔

اور یہ ایک ایسا امر ہے
جس میں کوئی منصف شک
نہیں کر سکتا۔ اور مکابر
متعسف کے سوا کوئی انکار
نہیں کرتا۔

یہ حدیث اس پر
دلیل کافی ہے نیز حدیث
تقتل عمارا فنتہ باعینہ
بھی دلیل ہے اور یہ حدیث
صحیح ہے۔

فیہ دلیل علی ان
علیاً و من معہ ہم
المحقون و معاویہ
و من معہ ہم
المبطلون و هذا
امر لا یمتری فیہ
منصف ولا ینابا
الا مکابر متعسف
وکفی دلیلاً علی
ذالک هذا الحدیث
و حدیث یقتل
عماراً لفنتہ
الباغیۃ و هو
فی الصغیر۔

نیل الاوطار ص ۱۸۷
جلد سات

ما قال السيد الامام محمد بن اسماعيل
 التحلاني في سبل السلام
 علامہ محمد اسماعیل التحلانی کی رائے گرامی

علامہ کحلانی سبل السلام میں لکھتے ہیں -

والحدیث دلیل علی
 ان الفتۃ الباغیۃ
 معاویہ ومن فی
 حزبہ والفتۃ الملحقة
 علی رضی اللہ عنہ ومن
 فی صحبتہ وقد نقل
 الاجماع من اهل
 السنۃ بهذا القول
 جماعۃ من ائمتہم
 کا لعمری . غیرہ
 سبل السلام ۲۵۸ ج ۳

یہ حدیث دلیل ہے کہ فتنہ
 باغیہ معاویہ
 اور اس کا گروہ تھا - اور
 حق پر علیؑ تھے اور ان کے
 ساتھی تھے -

اور اس پر اہل سنت
 کا اجماع منقول ہے
 ایک جماعت سے جن میں عامری
 وغیرہ ہیں -

ماقال نواب صدیق حسن خان : نواب صدیق حسن خان کی رائے گرامی

نواب صدیق حسن خان مسک الختام میں تحریر فرماتے ہیں۔
 حدیث دلیل است
 براؤنکہ فتنہ باغیہ
 معاویہ و من فی حزبہ
 است۔ و فتنہ محققہ
 علی کرم اللہ وجہہ و
 من فی صحبتہ و اہل
 سنت بر قول جماعۃ
 ازائمہ مثل عامری
 وغیرہ اجماع نقل
 کردہ اندو از ضحناہ فی
 الروضۃ الندیۃ
 مسک الختام ص ۳۰۲ ج ۲

حدیث (قتل عمار) اس پر
 دلیل ہے کہ فتنہ باغیہ معاویہ
 اور اس کا گردہ تھا۔
 فتنہ محققہ حضرت علی کرم اللہ
 وجہہ اور ان کے ساتھی ہیں۔
 اور اہل سنت نے اس قول
 پر آئمہ کی جماعت کا مثل
 عامری وغیرہ کے اجماع
 نقل کیا ہے۔ اور ہم اس
 کی پوری وضاحت الروضۃ
 الندیۃ میں کر دی ہے۔

الروضۃ النذیہ میں نواب صاحب موصوف نے بڑی طویل اور
نفس بحث لکھی ہے۔

لیس العجب من مثل
عوام الشام انما العجب
شام کے عوام جیسے لوگوں پر
تعجب نہیں ہے۔

من له بصيرة و دين
كـبـعـض الصـحـابـہ المـاـلـیـن
المیہ۔ كـبـعـض فضـلـا النـبـیـن
فلیت شعری ای امر
اشتبہ علیہ فی ذالک
بیشک تعجب ہے ان لوگوں پر
جو دین اور بصیرت رکھتے ہیں
مثل بعض صحابہ کے جو مائل تھے
اس طرف اور مثل فضل
تابعین کے۔

الامر حتی نصر المبطین
وخذوا لمحقین وقد
سمعوا قول الله تعالى
فان بخت احدا هما
على الاخرى فقاتلوا
التي تبغى حتى تفنى
الی امر الله وسمعوا
الاحادیث المتواترة
پس مائے میری سمجھ کو نہی
چیز مشتبہ ہو گئی۔ ان پر اس
معاملہ میں کہ انہوں نے باطل
کاروں کی نصرت کی اور
اہل حق کو رسوا کیا حالانکہ انہوں
نے سنا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان
کہ اگر ایک جماعت بغاوت کرے
دوسری جماعت پر تو جنگ کر دو

فِي تَحْتَمُّ عَصِيَانِ الْأُمَّةِ
 مَالَهُمْ يَرَوْنَ كُفْرًا
 بُولَهُمْ وَاسْمَعُوا قَوْلَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لِعِمَادِ الْقَتْلِ
 الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ وَ
 لَوْلَا عَظِيمُ قَدْرِ الصَّالِيَةِ
 وَرَفِيعُ فَضْلِ خَيْرِ
 الْقُرُونِ لَقُلْتُ حَبِ
 الشَّرِّ وَالْمَالِ قَدْ
 فُتِنَ سَلَفُ هَذِهِ
 الْأُمَّةِ كَمَا فُتِنَ خَلْفُهَا
 اللَّهُمَّ اغْفِرْهُمْ

باغیوں کے ساتھ۔ یہاں تک
 کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف
 آئیں۔ اور سنی اہلوں نے
 متواتر حدیثیں کہ آئمہ کی نافرمانی
 حرام ہے۔ جب تک کفر واضح
 نہ دیکھ لیں۔ اور سنا اہلوں
 نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کا فرمانا عمار کو ایسے باغی
 گروہ قتل کرے گا۔ اگر صحابہ
 کی عظیم منزلت اور خیر القرون
 کی ادنیٰ فضلت نہ ہوتی تو
 میں کہہ دیتا کہ شرف اور مال
 کی محبت نے اس امت کے

میں ڈالا جیسے اسلاف کو بھی ایسے ہی فتنہ
 میں مبتلا کیا۔ اے اللہ مغفرت نصیب فرما۔ پچھلی کو فتنہ
 الرونۃ النذیہ ص ۱۲۴

ماقال نور الحسن ابن نواب صدیق حسن خان نواب صدیق حسن خان کے فرزند نور الحسن کی رائے

نور الحسن نے بھی فتح العلام میں اپنے باپ کی پیروی اور حدیث قتل عمار رضی اللہ عنہ کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کر کے اس کی تصحیح کی۔ اور کہا کہ اگر یہ روایت مشکوک ہوتی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اسے گمراہ دیتے۔ لیکن انہوں نے حدیث کو رد نہیں کیا۔ بلکہ تاویل اور تاویل فاسدہ در نہ اس تاویل پر تو لازم آتا ہے کہ حضرت حمزہؓ کے قاتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

پس یہ دلیل ہے کہ حضرت معاویہ باغی تھے۔ اور حق پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اس پر اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع منقول ہے۔

ما قال شيخنا السلام برهان أبو الحسن علي
ابن أبي بكر المرغيناني

صاحب الہدایہ کی رائے گرامی

صاحب الہدایہ ہدایہ کتاب ادب القاضی میں لکھتے ہیں۔
يجوز لتقليد من السلطان
الجانر كما يجوز من العادل
لان الصحابة تقلدوا من
معاوية والحق بيد علي
في نوبته
(ہدایہ ص ۱۳۴ کتاب ادب القاضی)
(استخلاف يزيد ص ۱۸۱)
جائز ہے۔ عہد قضا حاصل
کرنا سلطان جائز ہے۔
جیسے کہ جائز سلطان عادل
سے۔ کیونکہ صحابہ نے عہد
قبول کئے تھے حضرت معاویہ
سے حالانکہ حق حضرت علی
رضی اللہ عنہ کے ہاتھ تھا
ان کی نوبت میں؟

علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ صاحب ہدایہ کے اس قول کو نقل
کر کے فرماتے ہیں۔

ہذا تصریح بحجور معادیۃ یہ قول حضرت معادیہ
 والمراد بخر و جہ لا فی کے جائز ہونے پر تصریح
 اقصیہ ہے اور مراد جوڑے حضرت
 فتح القدیر ص ۴۶ ج ۵ علی پر خروج کرنا ہے۔
 (استخلاف یزید ص ۱۸۲) فیصلوں میں ظلم مراد نہیں ہے

مندرجہ ذیل کتب میں تبغی الفاظ یہ نضمون درج ہے۔

(۱) حاشیہ ہدایہ مولانا عبدالحی حاشیہ ص ۱۳۴

(۲) عنایہ علی ہامش فتح القدیر ص ۴۶ (استخلاف یزید) ص ۱۸۳

(۳) بحر الرائق ص ۲۴ ج ۴ (استخلاف یزید) ص ۱۸۲

(۴) فتاویٰ قاضی خان ص ۴۶ (استخلاف یزید) ص ۱۸۳

(۵) مستخلص الحقائق ص

(۶) بین الحقائق ص ۱۴ ج ۴ و حاشیہ چلیسی علی البین ص ۱۱

(۷) کشف الحقائق ص

(۸) حاشیہ کنز الدقائق مولانا اعزاز علی صاحب ص ۲۵۴ حاشیہ

(۹) حاشیہ علی لکنز مولانا محمد رفیق صاحب ص ۲۴۸ حاشیہ

(۱۰) حاشیہ علی لکنز مولانا محمد حسن صاحب ص ۲۴۶ حاشیہ

(۱۱) حاشیہ علی الکنز لمولانا بدر الدین العینی ص ۲۴۶

(۱۲) فقہ السنن والآثار لیدعیم صاحب ص ۲۰۲

(۱۳) خلاصۃ الفتاویٰ ص ۳ ج ۳

(۱۴) لسان الحکام ص ۴

(۱۵) در الاحکام ص ۴۰۵ ج ۲

صاحب الہدایہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں -

ولا یسیر لہم فستہ ولا باغیوں کی جماعت کو قید

یسلم لہم مال لقول نہ کیا جائے - یعنی غلام

علی رضی اللہ عنہ اور باندیاں نہ بنایا جائے

یوم الجمل لا یقتل نہ ان کا مال تقسیم کیا جائے

اسیر ولا یکشف ستر حضرت علیؑ نے فرمایا تھا یو

ولا یؤخذ مال وہو جمل میں کہ ان کا قیدی قتل

القدوۃ فی ہذا الباب نہ کیا جائے - نہ انہیں ننگا

کیا جائے - اور نہ ان کا مال

لیا جائے اور حضرت علیؑ اس

باب میں قائل ہیں -

(ہدایہ اولین ص ۵۸۹ ج ۱)

وهكذا في الجوهر النيرة ص ٣٨١ ج ٢

وهكذا في بحر المراتب ص

وهكذا في مستخلص الحقائق ص ٥٨٩

وهكذا في تبين الحقائق ص ٢٩٥ ج ٣

وهكذا في حاشية الكنز مولانا اعزازي صاحب

صفحة ٢٠٤

وهكذا في حاشية الكنز مولانا محمد رفیق صاحب

صفحة ١٩٤

وهكذا في حاشية الكنز مولانا محمد حسن صاحب

صفحة ١٩٤

وهكذا في حاشية الكنز للعلامة بدر الدين العيني ص

وهكذا في عمدة الرعاية حاشية شرح وقايه

صفحة ٣٢٤

وهكذا في فتاوى بنزاري ص ١٣٣ ج ٥ -

خاتمہ لکلام

آخر میں ہم اصناف کے مایہ ناز مفسر و فقیہ امام ابو بکر الجصاص
و مایہ ناز محدث و فقیہ ملا علی القاری کی آراء پیش کر کے بحث
کو ختم کرتے ہیں۔ استقصار تو ممکن نہیں منصف مزاح قاری
کے لئے یہی کافی ہے۔ اور ہندی کا کوئی علاج نہیں۔
ما قال الامام ابو بکر الجصاص رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو بکر الجصاص کی رائے گرامی

احکام القرآن میں لکھتے ہیں	امام ابو بکر الجصاص
نیز حضرت علی ابن ابی طالب	الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ
نے باغیوں کے ساتھ تلوار	ایضاً قاتل علی ابن ابی
سے قتال کیا۔ اور آپ کے	طالب رضی اللہ عنہ
ساتھ بڑے بڑے جلیل القدر	الفتنۃ الباغیہ بالسیف
صحابہ تھے۔ اہل بدر جن کی	ومعه من کرام الصحابہ

واهل بدر من قد علم

مكانهم وكان محققا

في قتال الله ^{عز وجل} ولم يخالف

فيه احد الا الفسنة

الباغية التي قاتلت

واقتبا عها

وقال النبي صلى الله

عليه وسلم لعمار

تقتلك الفسنة الباغية

وهذا خبر مقبول من

طريق التواتر ^۱

احكام القرآن ^{۲۹۲} ج ۳

ص ۹۲

* * *

قدرو منزلت معلوم ہے۔

اور آپ اس قتال میں حق

پر تھے۔ اس میں کوئی ایک

بھی مخالف نہیں ہے مگر

باغی جنہوں نے اس سے

قتال کیا اور ان کے پیروکار

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم نے حضرت عمارؓ

کو فرمایا تھا۔ کہ تجھے باغی

گروہ قتل کرے گا۔

اور یہ حدیث بطریق تواتر

منقول و مقبول ہے اور

اعلام نبوت سے ہے۔

۱۔ حتی ان معاویۃ لم یقدر علی الجھدہ ^۱ یہاں تک کہ خود معاویہ
اس حدیث کا انکار نہیں کر سکا۔

① قلت فاذا كان الواجب عليه ان يبرح عن بغية باطاعته انما
ويترك المخالفة وطلب الخلافة المنقبة - بين (على قارى) كشافون
معاويه يروا جب تهاكم بغاوت وكرهه ۴۹
معاويه يروا جب تهاكم بغاوت وكرهه ۴۹

ما قال على القارى الحنفى :

حضرت ملا علی القاری الحنفی کی رائے گرامی

حضرت ملا علی قاری حنفی نے مرقاة شرح مشکوٰۃ میں حدیث
قتل عمار پر طویل بحث کی ہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
کی تاویلات کو ظاہر الفساد قرار دیا ہے۔ پھر کسی صاحب کا
قول تنقل کیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف ان تاویلات
کی نسبت صحیح نہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایسی صریح البطلان
تاویلات کیونکر کر سکتے ہیں۔ تو اس پر حضرت قاری صاحب
لکھتے ہیں۔ کہ قتل عمار نہ صریح ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہ کا گروہ یا عتی تھا۔ پھر جب انہوں نے تاویل بھی نہیں کی۔
(یا کی ہے اور وہ صریح البطلان ہے) تو معلوم ہوا

فتین بھذا ۱۱ نہ کان
فی الباطن با عیادنی
الظاہر مستتر ابدم
عثمان مرا عیا مرا عیا
پس اس سے ظاہر ہوا کہ وہ (معاویہ)
باطن میں باغی تھے۔ اور
ظاہر میں اپنی بغاوت کو
چھپانے والے تھے دم عثمان

اور اس نے منقہ خلافت کی خواہش کی۔

کی آڑ محض دکھلا داتھی۔
پس یہ حدیث ان پر لے
کرتے والی ہے اور ان
کے عمل سے روکنے والی ہے
لیکن جو تقدیر کا لکھا تھا ہو
کوئی نہ بدلیں
کوئی نہ بدلیں
پس ہو گیا قرآن
اور حدیث بھی ممتروک۔

فجار هذا الحدیث
علیه ناعیا و عن
عمله ناهیا و لکن
کان ذالک فی کتاب
مسطوراً فصار ^{عندہ} کل من
القرآن والحدیث
مہجوراً
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۱۸۱ جلد ۱

نیز قاری صاحب شرح شفا میں لکھتے ہیں۔

اما معاویہ و اتباعہ
فیجور نسبتہم الی الخطا
و البغی و الخروج و
الفساد و اما لعنہم
فلا یجوز اھلاً
حضرت معاویہ رضی اللہ
اور ان کے اتباع کی طرف
خطا، بغاوت، خروج
اور فساد کی نسبت کرنی
جائز ہے مگر لعنت کرنی
ہرگز جائز نہیں۔
شرح شفا ص ۵۵ ج ۲

ہمارا سوال

جملہ مخاصمین سے بالعموم اور مولانا عبدالقدیر صاحب
اور قاضی منظر صاحب سے بالخصوص ہمارا سوال ہے کہ
کیا یہ تمام بزرگوار جن کی آراء پیش کی گئی ہیں۔ بازاری
فتم کے لوگ تھے۔ جنہوں نے سہوقیانہ حرکتیں کر کے حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ کی توہین کی ہے۔ اصل قائل تو یہ بزرگوار
ہیں۔ بندہ تو ناقل ہے۔ لیکن بُرا ہو تعصب کا کہ حق غائی
میں حائل ہو جاتا ہے۔

فمن لم يجعل الله نورا فما له من نور

اللهم اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين
العمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين
آمین یا رب العالمین